Date:

عقیدۂ رسالت

رسولوں پر ایمان

تعارف :- اسلامی عقائد میں توحید کے بعد سب سے زیادہ اہمیت رسالت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پیدا ہونے سے موت تک جن بھی چیزوں کی انسان کو ضرورت محسوس ہوتی ہے تمام اشیاء دنیا میں وافر مقدار میں مہیا فرمائی ہیں جیسے کہ انسان کی جسمانی ضروریات (مادی ضروریات) فراہم کر دی ہیں اسی طرح انسان کی روحانی ضروریات جو کہ اسکا مقصد تخلیق ہے بھی پوری فرمائیں۔ اسی کے تحت اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی رہنمائی اور ہدایت کا ایک مستقل نظام قائم کیا جسکے تحت اللہ کے منتخب بندے ہر قوم ہر زبان ہر علاقے اور دور میں انسانیت کی ہدایت کا پیغام لے کر اس دنیا میں آتے رہے اور انسانوں کو بتاتے رہے کہ انہیں اس دنیا میں اللہ رب العالمین کی مرضی کے مطابق کس طرح زندگی بسر کرنی چاہیے۔ اسی مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ نے پہلے انسان "حضرت آدم علیہ السلام" کو نبی بنا کر بھیجا۔ ہدایت و رہنمائی کے اس سلسلے کا نام ہی رسالت و نبوت ہے۔ جس کا آغاز سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے ہوتا ہے اور جس سلسلے کی آخری کڑی خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اس درمیان اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رسل اس دنیا میں مبعوث فرمائے ان تمام

NOTE 10 PRO

CamScanner

ایمان لانا عقیدہ رسالت کیا لازمی ہے

معنی و مفہوم:-

رسالت "عربی" زبان کا لفظ ہے۔ اس کا مادہ ر س ل اور اسی سے مصدر رسالت ہے اور یہ خط و کتابت کرنے، ربط پیدا کرنے اور بھیجنے کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

لغوی معنی:

رسول کے لفظی معنی ہیں "پیامبر"، قاصد۔ مُرسل کے معنی ہیں رسول بنا کر بھیجا ہوا۔

اصطلاحی معنی (دینی):-

دینی اصطلاح میں رسالت کا معنی ہے اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانا اور رسول کا معنی ہے اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے والا۔

نبی کا لغوی معنی ہے خبر دینے والا اور نبوت (نبوۃ) کا لفظی معنی ہے خبر دینا۔ نبی اور رسول اور نبوت اور رسالت ہم معنی اصطلاحیں ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ رسول صاحبِ شریعت و کتاب ہوتے ہیں جبکہ نبی کے لیے صاحبِ شریعت و کتاب ہونا ضروری نہیں۔ رسول صرف اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک نہیں پہنچاتے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر خود عمل کر کے دکھاتے ہیں اور لوگوں کی سیرت کی تعمیر (تزکیہ) بھی کرتے ہیں۔ رسالت کا سلسلہ

Date: ______

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو گیا آپکے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا۔

اسلامی شرعی اصطلاح:-

اسلامی شریعت کی اصطلاح میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مراد اللہ کا وہ برگزیدہ بندہ و منتخب بندہ ہوتا ہے جسے اللہ تعالیٰ اور انسانوں تک اپنا پیغام (اپنی مرضی اور ہدایت) پہنچانے کے لیے بھیجتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا منتخب کیا ہوا ہوتا ہے اور اسکا کام لوگوں کو ڈرانا اور خوش خبری دینا ہوتا ہے۔

رسالت پر ایمان کی اہمیت:-

عقیدۂ رسالت اسلام کے ان بنیادی عقائد میں شامل ہے جن پر ایمان لانا ضروری ہے جس کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ رسالت پر ایمان سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے جتنے بھی انبیاء و رسل مبعوث فرمائے سب کو برحق مانا جائے (ان میں سے چند کا قرآن حکیم میں ذکر ہوا ہے)۔ بحیثیت رسول ان میں کوئی تفریق نہ کی جائے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کا آخری رسول اور نبی مانا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت پر عمل کیا جائے جس

Infinix NOTE 10 PRO

CamScanner

عقیدۂ رسالت از روئے قرآن:

1) اللہ تعالیٰ نے ہر امت کی رہنمائی کے لیے انبیاء مبعوث فرمائے جیسا کہ قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ.

ترجمہ: اور بے شک ہم نے آپ سے پہلے بہت سی امتوں کی طرف رسول بھیجے۔ (البقرۃ ۲: ۴۲)

2. تمام انبیاء علیہ السلام پر اور ان پر نازل ہونے والی کتب پر ایمان لانا لازم ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ.

ترجمہ: (وہ) رسول پر ایمان لائے (یعنی اس کی تصدیق کی) جو کچھ ان پر ان کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا اور اہلِ ایمان نے بھی سب ہی (دل سے) اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے (نیز کہتے ہیں:) ہم اس کے پیغمبروں میں سے کسی کے درمیان بھی (ایمان لانے میں) فرق نہیں کرتے۔

nix NOTE 10 PRO
CamScanner

Date:

اللہ تعالی نے انبیاء و رسل کو جدا جدا فضیلتیں اور مقامات عطاء فرمائے:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ.

ترجمہ: یہ سب رسول (جو ہم نے مبعوث فرمائے) ہم نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے ان میں سے کسی سے اللہ نے براہ راست کلام فرمایا اور کسی کو درجات میں (سب پر) فوقیت دی۔

عقیدہ رسالت از روئے حدیث:

حدیث مبارکہ میں بھی ایمان بالرسل کے متعلق ارشاد ہے:

حضرت عمر بن خطاب رض روایت کرتے ہیں کہ ایک روز ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ اچانک ایک شخص ہماری محفل میں آیا، اس کے کپڑے نہایت سفید، بال گہرے سیاہ تھے، اس پر سفر کے کچھ بھی اثرات نمایاں نہ تھے اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہیں تھا وہ شخص حضور نبی اکرم کے سامنے آپ کے گھٹنوں سے گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا اور اس نے دونوں ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ لیے اور عرض کیا:

أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ. قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ ... الخ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

(بخاری، الصحیح، کتاب الایمان)

ترجمہ: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں؟ حضور نبی اکرم نے فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تو اللہ پر، فرشتوں پر، اس کے فرشتوں پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان رکھے۔

آیات و حدیث کا خلاصہ:

1. اللہ رب العزت نے انسان کی رہنمائی کے لیے انبیاء مبعوث فرمائے۔
2. تمام انبیاء اور رسل پر بلا تفریق ایمان لانا لازم ہے۔
3. تمام انبیاء و رسل ساری مخلوقات میں افضل و اعلیٰ ہیں۔

رسالت کی ضرورت:

رسالت کی ضرورت کے اعتبار سے دو حقیقتیں ایسی ہیں جن سے انکار ممکن نہیں۔

(1) انسان میں نیک و بد دو قسم کی صلاحیت موجود ہے۔

(2) صلاحیتوں کے اعتبار سے انسان پیدائشی طور پر ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں، کوئی بہت ذہین تو کوئی کم ذہین، کوئی جسمانی طور پر طاقتور تو کوئی کمزور۔ علی القیاس۔ بعض اوقات جب بہتر صلاحیتیں رکھنے والوں پر بدی کا جذبہ غلبہ حاصل کر لیتا ہے تو وہ اپنی صلاحیتوں کا استعمال غلط امور میں کرتا اور دوسروں کو بھی ماتحتوں کو پہ بڑائی اختیار کر لیتے (قرآنی اصطلاح میں مستکبرین) وسائل پر قبضہ کر کے عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے لگتے اور دوسروں کو کمزور

Date: ________

کرنے کی کوشش کرتے۔ شرک کو فروغ دے کر لوگوں کو گروہ در گروہ تقسیم کرتے چلے جاتے۔ نئی سے نئے مذہبی رسوم و رواج کے ذریعے ان کمزوروں کی مزید استحصال کرتے۔

ایسے حالات اور ان سمیت کئی وجوہات کی بنا پر ان میں اپنے نبی و رسول مبعوث فرمائے تاکہ توحید کے پرچم تلے انہیں منظم کیا جائے اور معاشرتی برائیوں اور پیشوں کے متعلق تبشیر و تذبیر کا کردار ادا کر سکیں۔ ~~بنی خلاصہ~~ اس متعلق چند مثالیں (قرآن حکیم سے) درج ذیل ہیں۔

1. ہم ترجمہ: ہم نے نہیں بھیجا کسی بستی میں ڈرانے والا مگر اس بستی کے دولت مند لوگوں نے کہا، تمہیں جس پیغام کے ساتھ بھیجا گیا ہم اسکے منکر ہیں۔ اور انہوں نے کہا ہم زیادہ مال و اولاد والے ہیں اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا۔

(سبا: نمبر ۳۴: ۳۵ - ۳۴)

2. ترجمہ: وہ بولے کیا ہم تجھ پر ایمان لائیں جبکہ تیری پیروی تو سب سے رذیل لوگوں نے کی ہے۔

(الشعراء ۲۶ : ۱۱۱)

رسالت بنی نوع پر احسانِ الٰہی:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کا برا بھلا، نیکی، بدی سمجھ دی ہوئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا (الشمس ۹۱: ۸)

ترجمہ: پھر اس کی بدی اور اسکی پرہیزگاری اسے الہام کر دی گئی۔

finix NOTE 10 PRO

CS CamScanner

اس کے بعد انسان کا استحقاق نہ تھا کہ اللہ کی
انبیاء ورسل کے ذریعے اس کی رہنمائی کا انتظام
فرماتا۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر خاص
لطف و کرم ہے کہ اس نے محمد رسول مبعوث فرمائے
اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن حکیم میں اسے اپنا احسان بتایا
ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ
فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (آل عمران، ۳-۱۶۴)

ترجمہ: "اللہ نے تو مومنین پر احسان کیا ہے کہ ان کے درمیان
خود انہی میں سے رسول بھیجا ہے۔"

یہ احسان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت
کا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رسالت کی بابت ارشاد
ہے:

وَنُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِى
الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اَئِمَّةً وَّنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِيْنَ

ترجمہ: "اور ہم ان لوگوں پر احسان کرنا چاہتے تھے جن کو
زمین میں کمزور بنا دیا گیا تھا۔"

(القصص، ۲۸: ۵)

ہر قوم میں بعثتِ رسول:

اللہ تعالیٰ کا یہ احسان کسی ایک قوم کے لیے مخصوص
نہیں تھا بلکہ اس نے ہر قوم میں رسول بھیجے۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

(۱) وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِىْ كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلًا (النحل، ۱۶: ۳۶)

ترجمہ: اور ہم نے ہر قوم میں رسول بھیجا ہے

Date:

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ (یونس ۱۰ - ۴۷)

ترجمہ: ہر قوم کے لیے رسول ہے۔

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد ۱۳:۷)

ترجمہ: اور ہر قوم کے لیے ایک رہنما ہے۔

قرآنِ حکیم میں صرف ایک خاص خطے میں مبعوث ہونے والے ان چند رسولوں کا ذکر کیا گیا ہے جن سے قرآنِ مجید کے اولین مخاطبین یعنی عرب آشنا تھے

انبیاء و خصوصیاتِ الرسل

خصوصیات الرسل اللہ رب العزت نے متعدد مقامات پر ارشاد فرمائی ہیں جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں:

۱. بشریت:

انبیاء و رسل انسان ہی ہوتے ہیں۔

کیونکہ اگر انسانوں کی رہنمائی کے لیے فرشتوں یا کسی اور مخلوق کو بھیجا جاتا تو جواز بنایا جا سکتا تھا کہ جب یہ ہمارے جیسے بشر نہیں تو ان کے احکام و افعال پر عمل کرنا ہمارے لیے ہرگز ممکن نہیں و انتہائی مشکل ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِم مِّنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ.

ترجمہ: "اور (اے نبی) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے ہم نے جو رسول بھیجے تھے وہ سب بھی انسان ہی تھے اور انہی بستیوں کے رہنے والوں میں سے تھے اور ان کی طرف ہم وحی بھیجتے رہتے ہیں"

سابقہ اقوام (قوم نوح، عاد، ثمود اور ان کے بعد کی قوموں) نے اپنے رسولوں سے کہا کہ تم تو ہماری ہی طرح کے بشر ہو۔ تمام رسولوں کی جانب سے ایک ہی جواب تھا:

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

Date: ______

لٰکِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰی مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ

(ابراہیم ۱۴: ۱۱)

ترجمہ: اُن سے ان کے رسولوں نے کہا، ہم کچھ نہیں مگر تمھارے ہی جیسے بھی انسان ہیں، لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے نوازتا ہے" ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

ترجمہ: اور (اے محمد) ہم نے تم سے پہلے بھی (رسول بنا کر) صرف آدمیوں کو ہی بھیجا تھا جن پر ہم وحی نازل کرتے تھے (یوسف ۱۰۹)

۲- رسالت وہبی منصب ہے اکتسابی نہیں:

رسالت کا منصب وہبی ہے یعنی اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے یہ منصب عطا کرتا ہے اور وہی بہتر جانتا ہے کہ اس منصب جلیل پر کسے سرفراز کرتا ہے۔ کوئی انسان یہ منصب اپنی محنت اور جدوجہد سے حاصل نہیں کر سکتا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

۱) اللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ (الحج ۲۲: ۷۵)

ترجمہ: "اللہ منتخب کرتا ہے رسول اپنے فرشتوں میں سے اور انسانوں میں سے بھی"

۲- ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ (الانعام ۶: ۱۲۴)

ترجمہ: "اللہ بہتر جانتا ہے کہ اسے اپنی رسالت رکھنی ہے"

پس رسالت کا منصب کسی نسل یا قوم یا رنگ یا قبیلے کی میراث نہیں ہے جیسا کہ بنی اسرائیل کو زعم باطل تھا۔ مندرجہ بالا ذکر کیا جا چکا ہے کہ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے ہر قوم کے لیے رسول بھیجا۔ اللہ تمام انسانوں کا رب ہے پھر اس نعمت کے لیے وہ کسی ایک قوم کو مخصوص کیونکر کرتا۔

CamScanner

شعر: ۹) رضا کے بینے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کسی چارہ جو ٹی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

۳- رسولوں کا معصوم ہونا:- (معصومیت)

ہر نبی اور رسول ولادت سے لے کر وفات تک گناہوں غلطیوں اور لغزشوں سے معصوم ہوتا ہے- وہ نفس، شیطان اور جذبات کے بہکاوے میں نہیں آتے- انکی اخلاقی قوت اور فکری بصیرت الٰہی کامل اور پختہ ہوتی ہے کہ انکا نفس اللہ رب العزت کو راضی رکھنے کی جدوجہد میں ہی رہتا ہے لیکن یہاں ایک بات ملحوظ خاطر رکھنے کی ضرورت ہے کہ معصوم صرف نبی و رسول ہوتے ہیں انکے علاوہ انسانوں میں سے کوئی بھی خواہ زہد و تقویٰ کے کسی بھی منصب پر فائز ہو جائے معصومیت کا دعویٰ ہرگز نہیں کر سکتا- کیونکہ انبیاء الرسل کی تمام عمر اللہ تعالیٰ کی خصوصی نگرانی نگہداشت میں گزرتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے ظاہر ہے جو حضور الصلوٰۃ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا:

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا. (الطور ۵۲ : ۴۸)

ترجمہ: اور اپنے رب کا فیصلہ آنے تک صبر کیجئے یقیناً آپ ہماری نگہداشت میں ہیں"

۴- تمام انبیاء کا صاحب کردار ہونا:-

انبیاء و رسل صاحب کردار ہوتے ہیں اور پوری انسانیت کے لیے انکی زندگی افعال و صفات قابل تقلید ہوتی ہے تاکہ ان کی بلا شبہ پیروی کی جا سکے:

اس متعلق قرآن مجید میں ارشاد ہے:

Date:

ترجمہ: تمہارے لیے اللہ کے رسولوں میں بہترین نمونہ تقلید موجود ہے ہر اُس شخص کیلئے جو اللہ اور آخرت کی اُمید رکھتا ہے۔ (القرآن)

۵۔ قابلِ اطاعت:

قرآن کی رو سے نبی کی مکمل اطاعت و پیروی ضروری ہوتی ہے اور ایسا سمجھنا شرط ایمان ہے۔ دین و شریعت کے دائرے میں نبی جو کچھ بھی کہتے ہیں یہ ایک مومن کا فرض ہے بلکہ اس کی تعمیل میں بلا چوں و چرا کامل رہے اس یقین کے ساتھ کہ وہ خیر ہی خیر ہے اور سراپا حق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ

ترجمہ: ہم نے جس رسول کو بھی بھیجا ہے اسی لیے بھیجا کہ اذن خداوندی کے مطابق اس کی اطاعت کی جائے۔ (النساء: ۶۴)

پھر یہ اطاعت بھی صرف ظاہری حد تک نہیں ہونی چاہیے۔ نبی آخر الزماں کی اطاعت کے متعلق بھی نہایت تاکید آئی ہے۔

۶۔ تعلیمات منجانب اللہ (الہٰی):

انسان پیغمبر دین اور شریعت کے نام پر جو کچھ انسانوں کے سامنے پیش کرتے ہیں وہ سب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوتا ہے وہ ہدایت ربانی کے تابع

ہوتے ہیں، نہ خود ان کی کوئی مرضی ہوتی ہے اور نہ
ذاتی ارادہ وہ وہی کرتے اور کہتے ہیں جس کا
انہیں خدا کی جانب سے حکم دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝

ترجمہ: وہ اپنی خواہش نفسانی سے کلام نہیں کرتا بلکہ
وہی کہتا ہے جو خدا کی طرف سے کہا جاتا ہے۔

(النجم - ۳، ۴)

نبی کی ساری تعلیمات کے اللہ ہی کی جانب سے ہونے کا
مطلب وسیع ہے اس کی دو نوعیتیں ہیں ایک تو یہ کہ اللہ
تعالیٰ نے اپنے احکام متعین لفظوں میں خود
براہ راست یا فرشتوں کے ذریعے نبی کو سکھا دیے ہوں
دوسری یہ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو خصوصی عطا کردہ
نور نبوت کے ذریعے سے خود نئے احکام کا اندازہ لگایا ہو
یہ دونوں قسم کی تعلیمات بلواسطہ یا بلا واسطہ اللہ
کی طرف سے ہوتی ہیں۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ
عَنْهُ فَانتَهُوا ۚ (الحشر: ۷)

ترجمہ: یعنی جو کچھ حکم رسول تمھیں دے رہے ہیں
اسے مان لو اور جس چیز سے وہ منع کر رہے ہیں
اس سے رک جاؤ۔

اسلامی نظریہ حیات
(صفحہ: ۲۲۷)

منصب رسالت

Date:

صداقت:-

تمام انبیاء و رسل سچے ہوتے ہیں۔ کسی بھی اعتبار سے ان کی جانب جھوٹ کی نسبت ناممکن ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی گواہی ہے:

وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ (لیس: ۵۲)

ترجمہ: اور رسولوں نے سچ کہہ دیا تھا۔

تمام انبیاء اکرام کی سیرت و کردار اس کا عملی ثبوت ہے نبی آخر زماں حضرت محمد ﷺ کو اہل قریش نبوت سے پہلے ہی صادق و امین کے لقب سے پکارتے تھے۔

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ" (التوبہ)

ترجمہ: اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

8 تبلیغ احکام الٰہی:-

اللہ تعالیٰ اپنے ہدایت اپنے احکام و فرامین اپنے بندوں تک پہنچانے کے لیے انھیں میں سے ایک کا انتخاب فرماتے ہیں انہیں رسالت و نبوت کے منصب پر فائز فرماتے ہیں۔

قرآنِ حکیم میں ارشاد ہے:

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ۝ (المائدہ: ۹۹)

ترجمہ: اور رسولوں کے ذمہ تو صرف پہنچا دینا ہے۔

CS CamScanner

15

خلاصۂ کلام

ایک اور مقام پر ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ

(المائدہ)

ترجمہ: "اے رسول جو کچھ بھی آپکی طرف آپکے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دیجئیے۔"

(رسالت کے اثرات و کتب)

خلاصۂ کلام

مذکورہ بالا آیات و احادیث سے یہ معلوم ہوا کہ عقیدۂ رسالت ایمان کے مکمل ہونے اور مسلمان کہلانے کے لیے نہایت اہم ہے حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک بلا کسی بھی شک و شبہ کے جیسا قرآن حکیم میں ارشاد ہے اس پر ایمان لایا جائے بشمول صفات و احکامات کے اور ان تمام احکامات پر عمل پیرا ہو کر انفرادی و اجتماعی زندگی کو اللہ کے احکامات رسول و انبیاء کی تعلیمات کے زیر سایہ گزارا جائے۔ اسی میں انسانی معاشرے کی فلاح پوشیدہ ہے۔

Infinix NOTE 10 PRO

CamScanner